

منبط و ترتیب: مولانا نصیب علی شاہ بخاری  
فاضل دارالعلوم حقانیہ

## دارالعلوم دیوبند

جذبہ اشاعتِ اسلام کا دوسرا نام ہے

مئید سالہ اجلاس دارالعلوم دیوبند کے اجتماع سے مولانا مفتی محمد کا خطاب

صدر اجلاس اور میرے محترم مسلمان بھائیو، بزرگو اور دوستو!

مجھے دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ تقریبات میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی جس کے لئے میرے دل میں مسرت کے جذبات موجزن ہیں۔ دارالعلوم سے ہماری عقیدت صرف اس خطہ اور زمین کی وجہ سے نہیں بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ دارالعلوم نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں علم و ہدایت کا نور پھیلا دیا۔ اگر آج یہ نور نہ ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ اس دنیا کی ہدایت کا بظاہر اور کوئی سبب نہیں تھا۔ اور اس لئے دارالعلوم کا پورے عالم اسلام پر احسان ہے۔ توحید کے عقیدہ، اتباع سنت اور اعتدال کے طریقے کو محفوظ رکھا۔ دارالعلوم ان حضرات و اکابر کا مرکز رہا جن کو آپ بھی جانتے ہیں۔

حضرت مولانا نانوتوی، حضرت شیخ الہند، حضرت شاہ کشمیری، حضرت مدنی اور کتنے بزرگ ہیں کہ جنہوں نے یہاں پر اس ہدایت کے پھیلائے اور دین کی اشاعت میں عظیم خدمات سر انجام دیں، میں سمجھتا ہوں کہ دارالعلوم دیوبندوں کا نام نہیں بلکہ دارالعلوم ایک تحریک ہے ایک مکتب فکر ہے اور حقیقت میں اشاعتِ اسلام کا جذبہ ہے اور اس جذبہ کا نام دارالعلوم ہے۔ دارالعلوم کے بہت سے فرزندانِ پاکستان میں بستے ہیں، بنگلہ دیش میں ہیں اور اس کے برکات تین بڑے حصوں میں تقسیم ہیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی ایک بڑی تعداد حاضر ہے۔ اور بہت بڑی تعداد وہ ہے جو حالات اور قانونی رکاوٹ کے باعث حاضر نہ ہو سکی۔

میں اس جذبہ اور انتظام پر دارالعلوم کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور گزارش ہے کہ اس طرح کے دو اجتماعات اور بھی ہوں، ایک پاکستان میں ہو اور ایک بنگلہ دیش میں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ صرف اس موجودہ تعداد سے پاکستان کی نمائندگی ہو سکتی ہے، بلکہ پاکستان میں ایک عظیم اجتماع منعقد ہونا چاہیے بلکہ وہ اجتماع اس سے عظیم ہوگا، اگر آپ ہماری سرپرستی کریں تو ہم تیار ہیں۔

میرے محترم دوستو! ان اکابر اور حضرت قاری صاحب کی خدمت میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ۳۲ سال سے پاکستانی فضلاء دارالعلوم کے فیض سے محروم ہیں تقسیم کے بعد حسب ضرورت وہاں بڑے مدرس قائم ہوئے فوقانی مدارس جس میں پورا نصاب ہے اور ہم نے وفاق المدارس العربیہ بنایا۔ میں اس کا صدر بھی ہوں۔ اس میں ۳۵۰ مدارس کا الحاق ہو چکا ہے۔ اس میں فوقانی امتحان وفاق کے زیر اہتمام لیا جاتا ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق ۳۲ سال میں تقریباً پندرہ ہزار فضلاء تیار ہو چکے ہیں۔ یہ فضلاء جوان مدارس سے فارغ ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ ہمیں بھی تحویل میں لیا جائے۔ میری تجویز ہے کہ اس مکتب فکر کی طرف سے ایک سند چھاپی جائے۔ مکتبہ فکاح المدارس کی طرف سے یہ اعزازی سند ہو۔ پاکستان میں سو پندرہ ہزار فضلاء موجود ہیں اور دارالعلوم میں آنے سے معذور ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اگر وہاں بھی دستار بندی ہو جائے تو پاکستان میں فضلاء باطل فرقوں کو ختم کریں گے۔ وہاں کے مدارس، اساتذہ اور متعلمین سے آپ واقف ہیں۔ ان کی بھی حوصلہ افزائی ہو جائے گی۔

میرے بزرگوار! مولانا علی میاں ندوی صاحب نے اردو اور ملخص عربی میں جو تقریر کی اور دیوبندی ہونے کے لئے جو عناصر اربعہ :

۱۔ عقیدہ توحید میں بے آمیز

۲۔ اقتدائے سنت کا جذبہ و فکر

۳۔ تعلق مع اللہ اور ذکر و فکر آخرت، ایمان و اعتقاد،

۴۔ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوشش

پیش کئے ہیں، میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے صحیح تجزیہ پیش کیا ہے۔ آپ لوگوں سے اپیل ہے کہ آپ اعتدال کو پھیلانے، اختلافات سے اجتناب کریں۔ میں پاکستان بننے کے بعد پہلی مرتبہ آیا۔ میں پہلے ۱۹۴۵ء میں آیا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان مضبوط مسلمان ہیں۔ ان کے دلوں میں اسلامی جذبہ موجزن ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اسلامی شخص کو برقرار رکھا ہے۔ اب آپ مسلمانی کے لئے جدوجہد جاری رکھو کہ اسلامی امتیاز برقرار رکھو کہ مسلمان قوم کی حیثیت سے زندہ رہ سکتے ہیں۔ میں آپ کو پہلے سے کہیں زیادہ اچھا مسلمان محسوس کرتا ہوں۔ میں انہی الفاظ پر اپنی تقریر کرتا ہوں۔

≡≡